© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

کیا انبیاؑ ایک ہی خطّہ میں بھیجے گئے ؟

جناب ملک غلام علی صاحب - منصورہ - لاہور

سوال :- میں ایک مسئلہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں - اُمید واثق ہے کہ آپ اپنی پہلی فرصت میں جواب دے کر مشکور فرمائیں گے اور آپ نے جو دینی اور علمی شمع جلائی ہوئی ہے وہ اسی طرح جلتی رہے گی - آپ کی درازیٔ عمر، صحت اور خوشحالی کے لیے دُعاگو ہوں -

میرے خیال کے مطابق دُنیا میں تقریباً پانچ ارب انسان رہتے ہیں - صحیح تعداد معلوم نہیں - ان میں تقریباً ایک ارب مسلمان ہیں - ہمارے عقیدے کے مطابق اسلام اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مقبول مذہب ہے - جتنے نبی آئے وہ سب اسلام کی تبلیغ کے لیے آئے - وہ نبی بھی ایک خصوصی خطے میں تشریف لائے اور سب اسلامی مُلک ایک ہی مخصوص خطے میں واقع ہیں -

۱- کیا اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص خطّے میں ہدایت دینی تھی؟ اس لیے اس خطّے میں نبی بھیجے گئے -

۲- سب لوگوں کو مسلمان کیوں نہیں کیا - اس کی وجہ کیا ہے ؟

جواب :- آپ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نبی آئے وہ دُنیا کے ایک مخصوص خطّے میں تشریف لائے - آپ کے اس مفروضے سے آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ ایک خاص خطّے کو اسلام کی ہدایت سے سرفراز کرنا چاہتا تھا ؟ اگر آپ کے سوال کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب میں ذرا تفصیل سے دینا چاہوں تو یہ ایک مضمون کی شکل اختیار کر جائے گا۔ اس لیے میں مختصر جواب پر اکتفا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کا اطمینان اس سے ہو جائے۔

سب سے پہلے تو یہ امر میں آپ کے ذہن نشین کراؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں دنیا کے ہر خطّے اور ہر قوم میں اپنا کوئی نہ کوئی نبی بھیجا ہے اور اس پر اس کی اپنی زبان میں وحی نازل فرمائی ہے تاکہ وہ لوگوں کو راہ راست کی طرف بلائے اور گمراہی سے بچائے۔ چنانچہ قرآن میں فرمایا ہے:

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد-۷)	تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ڈرانے والا ہوتا ہے۔
وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر-۲۴)	کوئی اُمت ایسی نہیں ہو گذری جس میں ایک ڈرانے والا مبعوث نہ ہو چکا ہو۔
وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (الاسرا-۱۵)	ہم کسی قوم کو (نافرمانی پر) عذاب نہیں دیتے جب تک کہ ایک رسول نہ بھیجیں۔

قرآن مجید ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض رسولوں کے اسماء اور حالات سے آنحضورؐ کو آگاہ فرمایا گیا اور بعض سے نہیں فرمایا گیا۔

مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (المؤمن-۷۸)	ان میں سے بعض کے حالات ہم نے آپؐ کو بتلائے اور ان میں سے بعض کے نہیں بتائے۔

اس میں جو حکمت ہماری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے براہ راست مخاطب یعنی مشرکینِ عرب (یا پھر اہل کتاب) جن انبیاء اور کتب سماویہ کے ناموں سے واقف تھے ان کا ذکر تو صراحت کے ساتھ قرآن و حدیث میں آ گیا۔ اور ان کی تعلیمات میں جو تحریف تھی اُسے بھی واضح فرما دیا لیکن جن کتب و رُسل سے اہلِ عرب بالکل ناآشنا تھے، ان کے اسماء و کوائف کو حذف کر دیا۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں کے کان تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے اسی بات پر کھڑے ہو گئے تھے کہ سارے خداؤں اور معبودوں کو چھوڑ کر بس ایک الٰہ واحد کی بندگی ہم کیسے کریں ۔ اس پر اگر انہیں بعض ایسی کتابوں اور رسولوں کے نام بتائے جاتے جن سے وہ ناواقف تھے اور ان پر ایمان لانے کا مطالبہ کیا جاتا تو وہ اور زیادہ متوحش ہوتے اور کفر و عناد میں ان کے زیادہ سخت ہونے کا امکان تھا ۔ اگر یہ اولین مخاطب ہی دولتِ ایمان سے محروم رہتے تو دوسروں کے لیے ہدایت کا وسیلہ کیسے بنتے ؟

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا مگر قرآن و حدیث کی کسی نصِ صریح میں یہ ذکر نہیں کہ خلافتِ ارضی عطا کیے جانے کے بعد انہیں کس خطہ زمین میں اُتارا گیا ۔ تقریباً یہی صورت حضرت نوحؑ کے معاملے میں ہے ۔ قرآن مجید سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ طوفان کے بعد ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھیری تھی ۔ ان دو مثالوں کے بیان کرنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان دو عظیم المرتبت نبیوں کے بارے میں قرآن و حدیث میں یہ صراحت نہیں فرمائی گئی کہ زمین کے کس حصے میں انہوں نے دعوت کا آغاز فرمایا تھا ۔ اس کی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ان دونوں کے ناموں سے تو عرب واقف اور متعارف تھے ، مگر انہیں اُن کی قدیم تاریخی روایات بھی یہ نہیں بتاتی تھیں کہ کس خطۂ ارضی میں ان کی بعثت ہوئی ۔

آپ کا یہ سوال پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا کہ اللہ نے سب لوگوں کو مسلمان کیوں نہیں کیا ؟ بات تو یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوّلین انسان اور ابوالبشر کو خلعت نبوت سے سرفراز فرما کر دنیا میں بھیجا اور حضرت آدم کی اولاد ایک اُمتِ مُسلمہ تھی مگر انسان کو چونکہ ایک محدود دائرے میں ارادہ و عمل کی آزادی دی گئی ، اس لیے رفتہ رفتہ انسان غفلت اور اختلاف کا شکار ہوئے اور ہدایت پالینے کے باوجود گمراہی و نافرمانی میں مبتلا ہو گئے ۔ چنانچہ فرمایا :

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس - ۱۹) لوگ ایک ہی اُمت تھے مگر انہوں نے باہم اختلاف پیدا کر لیا ......

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ لوگوں نے علم وحی آجانے کے بعد اختلاف

© rasailojaraid.com